Al-Misbah, **Vol. 2 No. 2**(2022),31-37
https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/index

The importance of knowledge, intellect, and thinking in Islamic teachings

اسلامی تعلیمات میں علم و عقل سے استفادہ اور تفکر و تدبر کی ہمت افزائی

*Lutuf Ullah Brohi
** Syed Shuhab din

Abstract

One of the favors of Islam on men and its civilization is that it created an eternal and sacred association between knowledge, consciousness and religion. That very association of knowledge and religion, created by Islam, injected a soul of quenching the thirst for knowledge which is hard to find in the rest of empires which were established on the basis of religion. The entire world was totally unaware of knowledge when the light of knowledge and wisdom dawned over men. Though the Arabs were illiterate but the condition of heavenly religions was not that much different. The Jews and Christians were not fond of knowledge. The Christian clergyman was restricted to the biblical alphabets. The translation and explanation were not taken into account too. And the novels, once told as stories among Jews, were considered the real-life incidents. Thus, these stories were given the status of revelation. India was ruled by Shreemad Bhagot and 18 other nations whereas the stories of Mahabharata and Ramayana were given due consideration. In such era of ignorance, Islam offered the platform of knowledge and wisdom ،In this thesis, the advantages of Islamic knowledge and wisdom and the importance of Islamic thought has been discussed.

Keywords: knowledge, intellect, thinking, Islamic teachings

انسانی دنیا اور اس کی تہذیب و تمدن پر اسلام کے جو اَبدی احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسلام نے علم اور دین کے درمیان ربط اور ایک مقدس تعلق قائم کر دیا اور تحصیل علم کی ترغیب اور شوق دلائی جس کے نتیجے میں اسلامی تاریخ میں ایسی علمی، تصنیفی اور تالیفی تحریک پیدا ہوئی کہ مذاہب کے نام پر قائم ہونے والی ریاستوں اور تہذیبوں میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی، جس زمانہ میں انسانی عالم پر اسلام کا سورج طلوع ہوا اس وقت تمام مذاہب اور تہذیبیں علم کی فضیلت اور جوہر سے بلکل ناواقف اور بے خبر تھیں، عرب تو لکھنے پڑھنے سے بہت دور تھے ہی مگر الہامی مذاہب

* PhD Scholar, Department of comparative religion and Islamic culture, university of Sindh Jamshoro.
** PhD Scholar, Department of comparative religion and Islamic culture, university of Sindh Jamshoro.

کے حاملین کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔ یہود و نصاریٰ میں بھی تعلیم کا ذوق و شوق نہیں تھا۔ قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں: "جو تعلیم پادریوں میں پائی جاتی تھی وہ بھی صرف بائیبل کے حروف سیکھ لینے تک محدود تھی۔ اس کے ساتھ ترجمہ و تفسیر شامل نہ تھے، یا اُن بے سروپا داستانوں کو علم حقیقی کا درجہ دیا گیا تھا جو یہودیوں میں کبھی بطورِ ناول لکھی گئی تھیں اور پھر ان کا درجہ وحی کے برابر تسلیم کر لیا گیا تھا۔ ہندوستان میں شریمد بھاگوت اور ۱۸ پرانوں کی حکومت تھی اور بہت زیادہ ترقی کی حالت میں مہابھارت اور رامائن کے قصے منتہاعلم سمجھے جاتے تھے "[۱]

ہندوستان اور عرب کی حالت ہمارے سامنے ہے، یہی حالت ایران اور چین کی تھی یورپ تو جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہنود و یہود کی کتابیں دیوتاؤں اور معبودانِ باطلہ سے بھری پڑیں ہیں۔ انسان کو ہمیشہ ان کے سامنے ایک مجبور اور بے بس پُجاری کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ مگر اسلام نے اسی انسان کو جنات و ملائکہ کا مسجود بنایا اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ ابوالبشر صفتِ عِلمیہ کی وجہ سے ان سے ممتاز ہے اور سورہ بقرہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔[۲]

اسلام میں کُتا نجس العین ہے جس کا جھوٹا پانی اور لعاب بھی نجس کے حکم میں ہے جسے بغیر ضرورت کے پالنا بھی باعثِ لعنت ہے۔ اگر یہی نجس کتا بھی شکار کرنے کا علم حاصل کر لیتا ہے تو اس کا شکار بھی انسانی شکار کی طرح حِلت کا حکم حاصل کر لیتا ہے۔ سورہ مائدہ میں ارشاد ربانی ہے:

" يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ "

ترجمہ: "لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کون سی چیزیں حلال ہیں؟ کہہ دو کہ: "تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اور جن شکاری جانوروں کو تم نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوے طریقے کے مطابق سکھا سکھا کر (شکار کے لئے) سدھالیا ہے وہ جس جانور کو (شکار کر کے) تمہارے لئے روک رکھیں، اس میں سے تم کھا سکتے ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔"[۳]

مذکورہ باتوں پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دیوتاؤں کے سامنے عابد بن کر جھکنے والے انسان کو صفتِ علم نے مسجود ملائکہ بنا دیا اور ایک نجس العین کی شکار کو زخمی کرنے والے عمل کو صفت علم نے انسانی شکار کا درجہ عطا کر دیا۔

یہ بات واضح ہے کہ اسلام ہی علم اور علماء کا ملجا اور منبع ہے جس نے علم، علماء، متفکرین اور متدبرین کو دوسروں پر فضیلت دی اور ساتھ ساتھ آلاتِ علم کو مقسوم بہ بنا کر ان کی فضیلت اور اہمیت کا اعلان فرمایا: "نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ "[۴]

علم اور فکر سے خائف مذاہب

دنیا میں کچھ مذاہب ایسے بھی ہیں جو علم کی زندگی کو اپنے لیے موت اور علم کی موت اور کشتنی کو اپنے لئے حیات سمجھتے ہیں، ہندوستان کے قدیم مذاہب اور ان کے بہت سے پیشواؤں کے بارے میں شہادتیں موجود ہیں۔ یورپ میں پوپ اور علم کی نزاع اور کشمکش کا قصہ تو بہت مشہور ہے جسے امریکی مصنف ڈریپر نے اپنی کتاب "معرکہء مذہب سائنس" میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

مولانا ابوالحسن علی الندوی اپنی کتاب ”تہذیب و تمدن پر اسلام کے اثرات واحسانات“ میں لکھتے ہیں: ”یورپ کے قرون وسطی میں قائم ہونے والے تفتیشی محکموں اور تحقیقی عدالتوں اور کلیسا کے کشتگانِ ستم کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے، ان لرزہ خیز سزاؤں سے جو ان عدالتوں نے تجویز کیں آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔“

مسیحی اعتقادات کی جانچ کی یہ مذہبی عدالتیں جو رومن کیتھولک کلیسا کی جانب سے عہد وسطیٰ میں اٹلی جرمنی اور فرانس میں قائم کی گئی تھیں، الحاد کے الزام میں گرفتار افراد کو سفاکانہ سزائیں دینے کے لئے مشہور تھیں اسپین میں عربوں کے زوال کے ساتھ سن ۱۴۹۰ع میں عدالتوں کا نظم و نسق کو حکومت نے سنبھال لیا تھا سترہویں صدی سے ان کا زوال شروع ہوا نیپولین نے سن ۱۸۰۸ع میں انہیں فتح کرنے کی کوشش کی لیکن ۱۸۲۰ء میں یہ پھر قائم ہو گئیں اور ۱۹۳۵ تک کسی نہ کسی شکل میں چلتی رہی یہ کہنا مشکل ہے کہ کل کتنے لوگ ان عدالتوں کی بھینٹ چڑھے ایسے لوگوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے"۔[5]

نزولِ قرآن نے علم اور علماء کو ایسی عزت اور ایسا وقار عطا کیا جس کی مثال قدیم تہذیبوں اور دیگر مذاہب میں ملنا مشکل ہے،۔ کہیں انہیں قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون سے برتری عطا کی، کہیں انہیں انما یخشی الله من عبادہ العلماء کی شان سے سرفراز فرمایا، تو کہیں انہیں نبی آخر الزمان ﷺ کی ذریعے فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادنا کم کا شرف بخشا، علم کی اس قدر حوصلہ افزائی، ترغیب اور فضیلت کے نتیجے میں میں عالمِ اسلام میں ایسا علمی ذوق، جوش وجذبہ اور نشاط پیدا ہوا جس کے نتیجے میں اس علمی تحریک نے مختصر وقت میں چار دانگ عالم میں طویل سفر طے کیا۔ اور اس کے اثرات سے پوری انسانیت نے استفادہ کیا۔

تفکر و تدبر اور علم کے بارے میں قدیم مذاہب کا رویہ

قرآن مجید جس انداز میں آفاق اور نفس انسانی میں غور و فکر، تدبر و تعقل کی بات کرتا ہے اور سابقہ اقوام کے واقعات سے نتائج اور عبرت حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ نیز ان واقعات کے اسباب و نتائج سے سبق حاصل نہ کرنے اور روگردانی کرنے پر جو گرفت اور وعیدیں ذکر کرتا ہے وہ دیگر مذاہب اور تہذیبوں میں ناپید ہے۔

بصارت وبصیرت سے کام لینے کی دعوت

قرآن کریم نے انسان کو ظاہری حواس سے کام لینے اور اسے درست طور پر استعمال کرنے کی ترغیب دی ہے۔ ان ظاہری حواس میں سے ایک آنکھ بھی ہے جس کو حصولِ علم میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ آنکھ سے انسان سیکھ لیتا ہے کہ وہ کس طرح بصارت سے وہ بصیرت تک پہنچ سکے۔ اس بارے میں ارشاد فرمایا:

"اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ"[7]

ترجمہ: "اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو کھینچ کر خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں، پھر اس سے وہ کھیتی نکالتے ہیں جس سے ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں، اور وہ خود بھی۔ تو کیا انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا؟"

اس قوت ونعمت سے استفادے کی ترغیب دی ہے اور بصارت سے اندھا بن کر کام نہ لینے کی مذمت کی ہے۔ ارشاد فرمایا:

"مَثَلُ الْفَرِیْقَیْنِ كَالْاَعْمٰی وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِیْرِ وَالسَّمِیْعِ هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ"[8]

ترجمہ: "اور دو گروہوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو، اور دوسرا دیکھتا بھی ہو اور سنتا بھی ہو۔ کیا یہ دونوں اپنے حالات میں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا پھر بھی تم عبرت حاصل نہیں کرتے؟"[9]

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے انسانوں کو زمین میں سیر کرنے سابقہ ہلاک شدہ اقوام اور امتوں کے کھنڈرات اور مساکن کو دیکھ کر عبرت حاصل کرنے کی تلقین کی ہے اور ان آیاتِ الاہیہ سے روگردانی اور چشم پوشی کرنے پر سخت وعید فرمائی ہے ارشاد ربانی ہے:

"وَكَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ"[10]

ترجمہ: "اور کتنی ہی نشانیاں آسمانوں اور زمین میں ہیں کہ ان پر سے یہ لوگ گذرتے ہیں اور ان کی طرف سے منہ پھیرے رہتے ہیں۔"

قرآن مجید میں عقل سے کام لینے اور عقل کو استعمال کرنے کی بار بار تلقین کی گئی ہے ایسی آیتوں کی تعداد قرآن کریم میں تیئیس ۲۳ ہے جن میں "لعلکم تعقلون" "افلا تعقلون" "ان کنتم تعقلون" جیسے کلمات استعمال ہوے۔

غور و فکر کی دعوت کا اثر و نتیجہ

اسلام نے غور و فکر، تدبر و تعقل کی جو تحریک چلائی اس کے نتیجے میں ایسی سر گرمی نظر آئی جس نے علم و حرفت اور انسانی تہذیب کو متاثر کیا اور اس کا فائدہ پوری دنیا کو ہوا، گویا کہ علوم کے ایسے چراغ روشن ہوئے جس نے پوری دنیا کو روشن کر دیا۔ قدیم مذاہب اور تہذیبوں نے انسانی عقل و فکر پر جو تالے لگائے تھے اسلام نے ان کو کھول دیا اور پوری دنیا جو کئی ہزار سال تک گہری نیند میں سوئی ہوئی تھے اسلام نے ان کو بیدار کیا اور علم و عقل کو انسانی ترقی کا معیار قرار دیا۔ اس عالمی تحریک کے تاثر کے بارے میں ایک فرانسیسی اہل علم JOLIVET CASTELOT اپنی کتاب "قانون تاریخ" LA LOI DE LHITOIRE میں لکھا ہے:

"وفات نبوی کے بعد عربوں نے بڑی تیز رفتار ترقی کی اور اشاعت اسلام کے لئے وقت بھی بہت ساز گار تھا۔ اسی کے ساتھ اسلامی تہذیب نے بھی حیرت انگیز ترقی کی اور فتوحات کے جلو میں وہ ہر جگہ فروغ پانے لگی، اور علوم و فنون اور شعر و ادب میں اس کے اثرات ظاہر ہونے لگے اور اس طرح عرب چند صدیوں تک اپنے ہاتھوں میں عقل کی مشعل اٹھائے رہے، اور ان تمام علوم کی نمائندگی کی جن کا تعلق فلسفہ فلکیات، کیمیا، طب اور روحانی علوم سے تھا، اس طرح وہ صرف صحیح معنوں ہی میں فکری رہنما اور موجد نہیں تھے بلکہ اپنی علمی خدمات کہ نتیجہ میں جنہیں انہوں نے بڑی عالی دماغی سے انجام دیا وہ اس کے بجا طور پر مستحق تھے، عربی تمدن کی عمر کم تھی مگر اس کے اثرات بہت دور رس تھے، اور ہم اُس کے زوال پر افسوس ہی کر سکتے ہیں۔""[11]

اسلام کا ایک احسان یہ بھی کہ اس نے علم کو کسی ایک طبقہ کے لئے خاص نہیں کیا اور یہ تفریق نہیں کی کہ ذات پات رنگ و نسل کی بنا پر ایک طبقہ زیور علم سے آراستہ ہو اور دوسرا طبقہ محض محروم رہے۔

لازمی و جبری تعلیم

اسلام میں تعلیم لازمی ہے، تعلیم کے ہمہ جہت اہمیت اور ضرورت کی وجہ سے اسلام میں اختیاری تعلیم کا تصور نہیں تعلیم ہر ایک کے لیے لازمی ہے اسے عوامی رائے پر نہیں چھوڑا جا سکتا، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ عوام کے سامنے تعلیم کی اہمیت اجاگر کرے اور انہیں علم حاصل کرنے پر آمدہ کرے، خصوصاً کسی اسلامی معاشرہ میں ناخواندہ افراد قطعا قابل قبول نہیں ہو سکتے اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا: "علم کا حصول ہر ایک پر فرض ہے" آپ ﷺ کے عہد مبارک میں ہر نو مسلم پر مختلف علوم کا جاننا ضروری تھا، جس کے لئے مختلف افراد اور تعلیمی ادارے سر گرم تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر خانہ بدوش بدوؤں کے لئے قرآن مجید کی جبری تعلیم کا نظام قائم کیا تھا اور اس کے لئے گشتی ٹیمیں مقرر کی تھیں۔ نیز انہی کے عہد میں ایسے گشتی تعلیمی دستے بھی مقرر کئے گئے تھے، جو لوگوں کی تعلیمی صلاحیت کا جائزہ لیتے تھے، اور ضرورت کے مطابق ایسے افراد کو اساتذہ کے سپرد کرتے تھے۔[12]

مفت تعلیم

اسلام مفت تعلیم کا قائل ہے، حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے زمانے میں تعلیم مفت تھی، آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ہر مسلمان عالم پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ دوسروں تک علم پہنچائے۔ اس لئے کتمان علم پر شدید وعید بیان فرمائی ہے، آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس سے علم کے متعلق کوئی سوال ہوا اور اس نے اسے چھپایا تو اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت آگ کی لگام پہنائے گا۔[۱۳]

بعد کے دور میں بھی تعلیم مفت رہی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں نو مسلموں کی تعلیم و تربیت کے لئے مختلف مکاتب قائم کئے، جن کے معلمین کی تنخواہیں بیت المال سے ادا کی جاتی تھیں، اس دور میں سرکاری انتظام میں قرآن کریم کے علاوہ احادیث، سیرت و غزوات، فقہ، ادب عربی، علم الانساب اور کتابت وغیرہ کی تعلیم مفت ہوتی تھی اور قرآن کریم کی تعلیم پانے والے طلبہ کے لیے وظائف کا بھی انتظام تھا۔[۱۴]

خلاصہ

مذکورہ بالا آیات، احادیث اور اقوال نے ہمیں اس بات کا اندازہ ہو گیا کہ:

- اسلام علم کو لازمی قرار دیتا ہے۔
- اسلام دینی امور میں علم و عقل سے استفادے کا حکم دیتا ہے۔
- جدید علوم، سائنس اور ٹیکنالوجی سے استفادہ اور اس میدان میں مہارت حاصل کرنے کو لازمی قرار دیتا ہے
- اسلام آفاق اور انفس میں غور و خوض کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور اس سے اعراض اور روگردانی پر وعید فرماتا ہے
- اسلام مفت تعلیم کا علم بردار ہے
- اسلام دوسرے مذاہب اور قدیم تہذیبوں کے برعکس بغیر کسی فرق کے ہر رنگ و نسل والے انسان کے لئے تعلیم کے دروازے کھول دیتا ہے۔
- حصول علم کے لئے اپنے تمام حواس کو درست طور پر استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

حوالہ جات

[۱] منصور پوری، قاضی محمد سلیمان، رحمۃ للعالمینِ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹، سجان پبلیکیشز،

[۲] سورہ البقرۃ آیت ۳۰-۳۴

[۳] عثمانی، مفتی تقیِ آسان ترجمہ قرآن ص۲۳۸

[۴] سورہ القلم آیت ۱۰

[۵] الندوی، ابوالحسن علی میاں، تہذیب وتمدن پر اسلام کے اثرات واحسانات، ص ۱۰۱، مجلس نشریات اسلام

[۶] سورۃ السجدہ آیت ۲۷

[۷] عثمانی، مفتی تقی، آسان ترجمہ قرآن، ص۸۷۹

[۸] سورۃ ھود آیت ۲۵

[۹] عثمانی، مفتی تقیِ آسان ترجمہ قرآن ص۴۷۷

[۱۰] سورہ یوسف آیت ۱۰۵

[۱۱] الندوی، ابوالحسن علی میاں، تہذیب وتمدن پر اسلام کے اثرات واحسانات ۱۱۶، مجلس نشریات اسلام

[۱۲] پروفیسر ،سید محمد سلئم، اسلام کا نظام تعلیم ص۸۶

[۱۳] مسند آحمد / ج ۲ ص ۵۱۷ / رقم ۷۵۱۷

[۱۴] الفاروق / شبلی نعمانی ص ۴۴۲،